بسم اللہ الرحمن الرحیم

میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم

میں تاریخ (12 ربیع الاول) کا اعتبار ہوگا یا (پیر کے) دن کا اعتبار ہوگا؟

ولادتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی خوشی کا اظہار کب اور کیسے ہو؟ عوام کے طریقے پر سال میں صرف ایک مرتبہ؟ یا سنت طریقے پر ہر پیر کو؟ یا پھر زندگی میں کسی بھی پیر کو؟

مرتب
جناب میر سید سعید صاحب

تحقیق و تخریج
مفتی محمد مبین صاحب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

آیئے جانتے ہیں حدیثوں کی روشنی میں کہ

مسئلہ میلادالنبی صلی اللہ علیہ وسلم

میں تاریخ (12/ربیع الاول) کا اعتبار ہوگا یا پیر کے دن(Monday) کا اعتبار ہوگا؟

ولادتِ رسول ﷺ کی خوشی کا اظہار کب اور کیسے ہو؟ عوام کے طریقے پر سال میں
صرف ایک مرتبہ یا سنت طریقے پر ہر پیر(Monday) کو؟
یا پھر زندگی میں کسی بھی(Monday) پیر کو؟

مرتب
جناب میر سید سعید صاحب

تحقیق وتخریج
مفتی محمد مبین صاحب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فہرست

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تائیدی کلمات علماء کرام

نبی کریم ﷺ ۔۔۔۔فدا ہ آبائنا و امھاتنا ۔۔کی ولادتِ باسعادت تمام جہاں والوں کے لئے سراسر رحمت انتہائی خیر و برکت اور تمام تر خوشی و مسرت کی بات ہے' اسی لئے آپ کی محبت واطاعت امت پر لازم کی گئی ہے اور اسی میں نجات اور کامیابی کو پوشیدہ رکھا گیا ہے۔ یہ فطری بات ہے کہ ایسی عظیم ہستی اور مبارک ومحسن ذات کی تشریف آوری پر امتیوں کے قلوب خوشی سے جھوم اُٹھیں اور وہ اس نعمتِ عظمٰی کی عطا پر بارگاہِ رب العزت میں اپنے اپنے انداز سے سجدہ ریز ہو جائیں' مگر ہمیں ہر کام (خواہ خوشی ہو یا غم) میں صرف اپنے نبی ﷺ کے اُسوۂ حسنہ ہی کا پابند کیا گیا ہے' اسی لئے ہمیں دیکھنا ہوگا کہ اس موقع کے لئے آپ ﷺ نے اپنی اُمت کو کیا تعلیم دی؟ احادیثِ مبارکہ میں غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ ﷺ نے اپنی ولادت سے متعلق تاریخ کا کبھی تذکرہ نہیں فرمایا؟ ہمیشہ دن ہی کا ذکر کیا اور اس دن میں روزہ رکھنے کو پسند فرمایا: اس کی وجہ ممکن ہے یہی ہو کہ ربیع الاول کا مہینہ اور پیر کا دن تو یقینی تھا البتہ تاریخ مختلف فیہ یا غیر محفوظ تھی' آپ ﷺ چاہتے تو اگرچہ قطعی طور پر بتلا سکتے تھے مگر مصلحت نہیں سمجھی ہوگی یا ضرورت نہ محسوس کی ہوگی' وجہ جو بھی ہو آپ ﷺ کی ولادت کے سلسلے میں اکثر مؤرخین اور اہل سیر کے نزدیک ولادت کا مہینہ اور دن طئے ہے مگر تاریخ طئے نہیں ہے' یہ اور بات ہے کہ ۱۲/تاریخ مشہور ہوگئی ہے' جہاں تک ہم غور کرتے ہیں تو نبی کریم ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی طرف سے تاریخ پر گفتگو نہ کئے جانے اور قطعی طور پر محفوظ نہ رکھنے میں یہی مصلحت معلوم ہوتی ہے کہ اُمت سالانہ جشنِ مسرت پر اکتفا کر کے بیٹھنے کے بجائے مستقل طور پر آپ ﷺ سے ربط رکھے۔ ظاہر ہے کہ تاریخ سال میں صرف ایک دفعہ آئے گی؛ جب کہ دن مہینے میں چار دفعہ آئے گا' ایسی صورت میں تعلق بالنبی ﷺ اور ان کا ذکرِ خیر زیادہ ہوگا اور مسلسل ہوگا' بالخصوص تب، جب کہ اس دن روزہ رکھنے کا بھی اہتمام کیا جائے۔ واللہ اعلم۔

محترم جناب سید میر سعید صاحب نے اس عنوان سے سوچنے اور غور کرنے کے لئے مخلصانہ طور پر جو مضمون مرتب کیا ہے اس پہلو سے بھی مسلمانوں کو غور کرنے کی ضرورت ہے' حق تعالیٰ سے دُعا ہے کہ وہ تمام مسلمانوں کو اپنے حبیب ﷺ کی سچی محبت اور کامل اطاعت اور پوری وفا کی توفیق عطا فرمائے' ایسی حرکت سے بچائے جو ان کی شانِ عالی اور مقام بلند سے فروتر ہو۔ آمین۔ والسلام

تائید کرنے والے علمائے کرام

مولانا مفتی محمد عبدالمغنی صاحب مدظلہٗ

مولانا عبدالماجد صاحب نظامی زید مجدہٗ

مولانا محمد عبدالقوی صاحب زید مجدہٗ

مولانا حافظ محمد شمس الدین نظامی زید مجدہٗ

مولانا خالد سیف اللہ رحمانی صاحب زید مجدہٗ

مولانا احمد عبیدالرحمٰن صاحب زید مجدہٗ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

برادرانِ اسلام! اسلام ایک جامع اور کامل و مکمل دین ہے؛ اس دین کی یہ خصوصیت ہے کہ جتنی باتیں ضروری اور لازم تھیں وہ سب پہلے ہی بیان کر دی گئیں کسی بھی چیز کو ادھوری اور نامکمل نہیں رکھا گیا' چاہے وہ عقائد کے بارے میں ہو یا عبادات کے بارے میں' معاملات کے بارے میں ہو یا رہن سہن اور حسن سلوک کے بارے میں' اخلاق کے بارے میں ہو یا کسی اور چیز کے بارے میں یہاں تک کہ دکھ' درد' خوشی اور غم ہر چیز کے بارے میں اسلام میں واضح ہدایات ملتی ہیں' اس لئے ہمیں ہر کام میں اسلامی تعلیمات کو پیش نظر رکھنا چاہیے۔

مسئلہ میلاد میں بھی جب ہم قرآن وحدیث اور اسلامی تعلیمات کا جائزہ لیتے ہیں تو پتہ چلتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے نبی ﷺ کی پیدائش کے سلسلے میں اپنے بندوں کو کسی بھی حکم کا پابند نہیں کیا اور سرکار دو عالم ﷺ نے بھی امت کو اپنی پیدائش کے متعلق سوائے روزہ رکھنے کی ترغیب کے کچھ بھی کرنے کی ہدایت نہیں دی وہ بھی ولادت کے دن نہ کے ولادت کی تاریخ میں۔

ولادتِ رسول ﷺ میں دن (Day) کا اعتبار ہے، تاریخ (Date) کا نہیں

(۱) حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے (Monday) پیر کے دن کے روزے کے بارے میں دریافت کیا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ یہ میری پیدائش کا دن ہے اور اسی دن میری بعثت ہوئی۔ (مسلم حدیث: ۲۷۵۰/۱۹۷۸)

اس حدیث سے صاف پتہ چلتا ہے کہ تقریباً چودہ (1400) سو سال پہلے رسول اللہ ﷺ نے اپنا یوم ولادت (Monday) پیر کا دن مانا اور ہم کو (Monday) پیر کا دن بتلایا۔

ابولہب کے عذاب میں کمی
پیر کے دن (Monday) کو ہوتی ہے، ۱۲/ربیع الاول کی تاریخ کو نہیں

(۲) حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب ابولہب نے آپ ﷺ کی ولادت کی خبر سنی تو اپنی اُس باندی کو جس نے آپ ﷺ کی پیدائش کی خوشخبری دی تھی آزاد کر دیا، تو باری تعالیٰ اس کے اس عمل وجہ سے ہر (Monday) پیر کو اس کے عذاب میں تخفیف یعنی کمی کرتے ہیں۔ (عمدۃ القاری شرح بخاری' باب' دودھ پلانے والی ماؤں کا بیان) اور یہ تخفیف اس کے لئے ہر (Monday) پیر کو ہوتی ہے نہ کہ ۱۲/ربیع الاول والی تاریخ کو۔

اس حدیث سے بھی صاف پتہ چلتا ہے کہ اللہ رب العزت نے بھی پیر کے دن کا لحاظ رکھا ہے کسی تاریخ کا نہیں؛

کیوں کہ عذاب میں کمی ہر پیر کو ہو رہی ہے نہ کہ کسی تاریخ کو۔

ولادت میں (Day) دن کی اہمیت پر ایک اور حدیث

(Friday) جمعہ کے دن کی اہمیت اور فضیلت کا ذکر کرتے ہوئے رسول اللہ ﷺ نے اس دن حضرت آدم علیہ السلام کی پیدائش کا بھی ذکر فرمایا۔ چنانچہ

(۳) حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: دنیا کے دنوں میں سب سے بہترین دن جمعہ کا دن ہے کیوں کہ اسی میں آدم علیہ السلام کو پیدا کیا گیا، اسی دن ان کو جنت میں داخل کیا گیا اور اسی دن ان کو ایک خاص مقصد کے تحت جنت سے دنیا میں بھیجا گیا (مسلم: ۱۴۱۰/۱۹۷۷)

اس حدیث کی روشنی میں ساری دنیا مانتی ہے کہ آدم علیہ السلام کی پیدائش کا دن جمعہ (Friday) ہے یعنی دن کا اعتبار کیا اور وہ (Day) دن (Friday) جمعہ ہے۔

ان تمام روایتوں سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کی پیدائش کی نسبت پیر سے جوڑی ہے یعنی دن کا اعتبار کیا ہے تاریخ کا نہیں ؛ کیوں کہ اللہ تعالیٰ ابولہب کے عذاب میں تخفیف ہر (Monday) پیر کو کرتے ہیں، اسی طرح رسول اللہ ﷺ نے اپنی اور آدم علیہ السلام کی پیدائش میں (Day) دن کا اعتبار کیا ہے یعنی آدم علیہ السلام کی پیدائش کا دن (Friday) جمعہ اور پیدائش کا دن پیر بتلایا ہے اسی لئے ہم کو رسول اللہ ﷺ کی ولادت کے بارے میں (Day) دن کا عتبار کرنا ہے کسی خاص تاریخ کا پابند نہیں ہونا ہے۔

رسول اللہ ﷺ کے یوم ولادت یعنی پیر کے دن ہم کیا کریں؟

اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں جگہ جگہ اس مضمون کو بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی اتباع میں ہی اللہ کی اطاعت وفرماں براداری ہے اور اسی میں کامیابی ونجات ہے، اور ویسے بھی جب ہم ہر کام میں رسول اللہ ﷺ کا طریقہ اختیار کرتے ہیں تو یوم ولادت میں بھی رسول اللہ ﷺ کا طریقہ اختیار کرنا چاہیے

چناں چہ رسول اللہ ﷺ کا طریقہ اپنی یوم ولادت میں ہر (Monday) پیر کو روزہ رکھنے کا تھا تو ہم کو بھی چاہیے ہر پیر کو یا زندگی میں کم سے کم ایک مرتبہ کسی ایک پیر کو ہم بھی روزہ رکھیں اور اس طرح رسول اللہ ﷺ کی اتباع کریں

پیر کے دن روزہ رکھنے میں دو فائدے ہوں گے (۱) روزہ ریاکاری اور دکھلاوے سے پاک صرف اخلاص والی

عبادت ہونے کی وجہ سے براہِ راست (Directly) اللہ تعالیٰ خود ہی اس کا اجر عطا فرمائیں گے کسی فرشتے کے واسطے سے نہیں، (۲) پیر کے دن روزہ رکھنا رسول اللہ ﷺ کا بھی معمول تھا تو اس عمل میں ہماری مشابہت رسول اللہ ﷺ سے ہوگی اور آپ ﷺ نے خود ہی فرمایا کہ جو کسی کی مشابہت اختیار کرے گا وہ قیامت کے دن ان کے ساتھ اُٹھایا جائے گا۔

(Birthday) کہہ کر (Birthdate) منانا

دنیا میں اکثر لوگ (Birthday) کہہ کر (Birthdate) منانے کا اہتمام کرتے ہیں یعنی پیدائش کی تاریخ، جنم تاریخ کو پیدائش کا دن، جنم دن وغیرہ کہہ کہ خوشی کا اہتمام کرتے ہیں، یہ خود اپنے آپ کے ساتھ ایک قسم کا دھوکا ہے، نیز یہ معاملہ رسول اللہ ﷺ کی میلاد کے حوالے سے بھی کیا جاتا ہے کہ یومِ ولادت (Birthday) کہہ کر تاریخ ولادت (Birthdate) کو خوشی مناتے ہیں کیوں کہ ۱۲ ربیع الاول رسول اللہ ﷺ کا یوم ولادت نہیں بلکہ تاریخ ولادت ہے، یوم ِ ولادت تو پیر کا دن ہے

اس لیے بارہ ربیع الاول میں خوشی کرنے والوں کو چاہیے کہ وہ اسے تاریخ ولادت رسول ﷺ کا نام دیں، یوم ولادت کا نام نہ دیں کیوں کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنا یوم ولادت (Monday) پیر کہا ہے، اگر ہم بارہ تاریخ کو یومِ ولادت کہیں گے تو انجانے میں حدیث کی مخالفت ہوگی۔

کیا ۱۲ ربیع الاول؛ تاریخ ولادتِ رسول ﷺ ہے؟

رسول اللہ ﷺ کی ولادت باسعادت کے بارے میں مشہور قول تو یہ ہے کہ حضور پر نور ﷺ ۱۲ ربیع الاول کو پیدا ہوئے لیکن جمہور محدثین اور مؤرخین کے نزدیک راجح اور مختار قول یہ ہے کہ حضور ﷺ ۸ ربیع الاول کو پیدا ہوئے، عبداللہ بن عباس اور جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہم سے بھی یہی منقول ہے اور اسی قول کو علامہ قطب الدین قسطلانی نے بھی اختیار کیا ہے۔(سیرت مصطفےٰ ﷺ، جلد ۱، ص ۵۲)

دوسرے مذہب والوں کی مشابہت سے بچنے کی حدیث

(۴) حضرت عمرو بن شعیب اپنے باپ دادا کے حوالے سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص ہم مسلمانوں کے علاوہ دوسروں سے مشابہت اختیار کرے گا وہ ہم میں سے نہیں۔(ترمذی ۲۶۱۹/۲۶۹۵)

(۵) رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس (مسلمان) نے کسی غیر قوم کی مشابہت اختیار کی تو وہ انہیں میں سے ہوگا۔(ابوداؤد: ۳۵۱۲/۴۰۳۱)

یہود ونصاریٰ کی مشابہت سے بچنے کی حدیث

(۶) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہجرت کر کے جب آپ ﷺ مدینہ پہنچے اور دیکھا کہ مدینہ پاک میں یہودی لوگ ۱۰ محرم کو روزہ رکھتے ہیں؛ تو آپ ﷺ نے دریافت کیا: تم لوگ آج کے دن کیوں روزہ رکھتے ہو؟ انہوں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے ۱۰/ محرم کو موسیٰ علیہ السلام اور ان کی قوم کو فرعون سے نجات دی تھی؛ ہم اسی خوشی میں ۱۰/ محرم کو روزہ رکھتے ہیں تو آپ ﷺ نے صحابہ رضی اللہ عنہم سے کہا: تم 9 یا ۱۱ محرم کا روزہ ملا کر ان کی مشابہت اختیار کرنے سے بچو۔ (سنن کبری بیہقی: ۸۶۶۷/۸۶۵۸)

دوسرے مذہب والوں کا عمل

اسلام کے علاوہ جتنے مذاہب کو ماننے والے لوگ ہیں خواہ عیسائی ہوں یا یہودی، ہندو ہوں یا سکھ؛ انہوں نے اپنے بڑوں کی پیدائش کی خوشی منانے کے لئے تاریخ پیدائش کا اعتبار کیا ہے یوم پیدائش کا اعتبار نہیں کیا ہے، اسی طرح ہم مسلمان بھی ان کی نقل کرتے ہوئے سال میں ایک مرتبہ جشن ولادت منانے لگے ہیں، جب کہ نبی کریم ﷺ کے فرمان کے مطابق تاریخ کے بجائے دن کا اعتبار کرتے ہوئے ہر (Monday) پیر کو ولادتِ رسول ﷺ کی خوشی میں سنت طریقے کے مطابق روزہ رکھنے کا اہتمام کر لیں تو زیادہ بہتر ہوگا۔

عیسائیوں اور یہودیوں کی دھوکہ دہی

یہودی اور عیسائی (کرسچن) لوگ برتھ ڈے کہہ کر برتھ ڈیٹ مناتے ہیں، یعنی جنم دن کہتے ہیں اور جنم تاریخ مناتے ہیں، کہتے ایک ہیں اور کرتے ایک، ان کا قول اور فعل ایک نہیں ہے ہم بھی دن کے بجائے تاریخ کو جشن منا کر کہیں ان کی متابعت اور نبی ﷺ کی مخالفت تو نہیں کر رہے ہیں؛ آپ ﷺ کی پیدائش کی خوشی میں ویسے تو 24 گھنٹے بلکہ ہر لمحہ اور ہر پل ہم کو سنتوں پر عمل کرنا چاہیے، تاہم حدیث کے مطابق کم سے کم ہر (Monday) پیر کو روزہ ہی رکھ لیا کریں۔

ابھی ہم جان چکے ہیں کہ ابولہب کے عذاب میں تخفیف (Monday) پیر کو ہوتی ہے جو کہ آپ ﷺ کا یوم ولادت اور جنم دن ہے اور وہ سال میں ۵۲ مرتبہ آتا ہے اور ۵۲ مرتبہ اس کے عذاب میں تخفیف کی جاتی ہے، اگر تاریخ کا اعتبار ہوتا تو سال میں صرف ایک مرتبہ یعنی ۱۲/ ربیع الاول کو عذاب میں تخفیف ہونا چاہیے تھی اور احادیث کی روشنی میں یہ بات بھی اچھی طرح معلوم ہوگئی ہے کہ آپ ﷺ نے اپنی ولادت کے بارے میں پیر (Monday) ہی ذکر فرمایا اور پیر ہی کو روزہ رکھا، تاریخ کو کوئی اہمیت نہیں دی، اس لئے اگر ہم پیر کو یا جس جس پیر کو ہو سکے روزہ رکھ کر آپ ﷺ کی ولادت کی خوشی کا اظہار

کریں گے تو ہمارا قول وفعل یکساں ہوگا یعنی برتھ ڈے (Birthday) اور یوم ولادت کہنا صحیح ہوگا‘ ہمارا خوشی کا اظہار کرنا بھی صحیح ہوگا اور دوسرے مذاہب سے مشابہت بھی نہیں ہوگی، (کیوں کہ وہ لوگ برتھ ڈے (Birthday) کہہ کر برتھ ڈیٹ (Birthdate) مناتے ہیں۔

ہم سب کو معلوم ہے کہ کافر لوگ جب دنیا سے رخصت ہوجاتے ہیں تو ان کے وہ نیک اعمال جو دنیا میں کئے ہوں گے سب کے سب لغو ہوجاتے ہیں یعنی ان کا کوئی صلہ ان کو مرنے کے بعد نہیں دیا جاتا ہے جب کہ ابولہب بے ایمان دنیا سے رخصت ہوا اور اتنا بُرا آدمی تھا کہ پوری ایک سورت اس کی مذمت میں نازل کی گئی‘ اس کے باجود آپ ﷺ کی ولادت کی خوشی میں باندی کو آزاد کردینے کی برکت سے اس کے عذاب میں تخفیف کردی گئی‘ اگر ہم مسلمان نبی ﷺ کی ولادت کی خوشی اسلامی طریقے پر روزہ رکھ کر یا ساری زندگی سنتوں پر عمل کر کے ظاہر کریں گے تو ہمیں اللہ تعالیٰ جو صلہ دیں گے اس کا تصور بھی مشکل ہے‘ نیز اس عمل میں ہمارے عمل کی مشابہت سرکار دوعالم ﷺ سے ہوگی نہ کہ غیروں سے۔اور اگر ہم سال میں صرف ایک مرتبہ ۱۲/ربیع الاول کو شریعت کے دائرہ میں رہ کر ہی سہی ولادت کی خوشی منائیں گے تب بھی ہمارے عمل کی مشابہت آپ ﷺ سے ہونے کے بجائے غیروں سے ہوگی‘ کیوں کہ غیر لوگ سال میں صرف ایک مرتبہ کسی تاریخ کو اپنے بڑوں کی ولادت کی خوشی مناتے ہیں۔

یہاں یہ بات بھی قابل غور ہے کہ (Monday) پیر کے دن آپ ﷺ کا پیدا ہونا بالکل یقینی ہے مگر اس دن ربیع الاول کی ۱۲/تاریخ کا ہونا اہل سیرت کے نزدیک اختلافی امر ہے محققین اس کو تسلیم نہیں کرتے۔(تفصیل بڑی کتابوں میں دیکھی جاسکتی ہے)

(Monday) پیر کے دن روزہ رکھنا

جیسا کہ اوپر بتایا گیا کہ اگر ہم ہر (Monday) پیر کو روزہ رکھیں گے تو اس میں نبی ﷺ کے مبارک عمل سے مشابہت ہوگی اور آپ سے تعلق بھی زیادہ ہوگا اور آپ کی اتباع تو ہوگی ہی ،مزید یہ کہ روزہ کا اجر بھی ملے گا۔ روزہ ایک ایسی عبادت ہے جس کی برکت سے پانچوں نمازوں کی توفیق ہوجاتی ہے‘ زکوٰۃ‘ ادا کرنا بھی سہل ہوجاتا ہے‘ گناہوں سے بچنا بھی آسان ہوجاتا ہے‘ جھوٹ غیبت اور دیگر گناہوں سے بھی روزہ انسان کو محفوظ رکھتا ہے اور وہ روزہ امتی کو اجر کے اعتبار سے اس مقام پر پہنچاتا ہے جس کی احادیثِ صحیحہ میں خبر دی گئی ہے۔

اُن لوگوں کیلئے خوشخبری جو ہر (Monday) پیر اور (Thursday) جمعرات کو روزہ رکھتے ہیں

(۷) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ بندوں کے اعمال (Monday) پیر اور (Thursday) جمعرات کو باری تعالیٰ کے دربار میں پہنچتے ہیں۔(مسلم: ۴۶۵۳/ ۶۵۴۷)

اس لئے ایک نیت تو یہ کرلیں کہ ہمارے اعمال روزہ کی حالت میں باری تعالیٰ تک پہنچیں گے اور دوسری نیت یہ ہے کہ اس دن ہمارے نبی ﷺ کی ولادت ہوئی ہے ہم اللہ تعالیٰ کا شکرادا کرنے کے لئے روزہ رکھ رہے ہیں اس میں فائدہ ہی فائدہ ہے۔

سنتوں پر عمل کرنا ہی اصل محبت ہے

نبی ﷺ کی ولادت کی خوشی میں روزے کی سنت پر عمل کرنے سے امید ہے کہ ہر پیر کے دن روزہ رکھنے کی سنت جو تقریباً متروک ہو چکی ہے ہم اس کو زندہ کرنے والے ہو جائیں گے اور اس خوشخبری کے بھی مستحق ہو جائیں گے جو رسول اللہ ﷺ نے سنت کے زندہ کرنے والوں کیلئے ارشاد فرمائی ہے۔

(۸) حضرت انس بن مالک ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جس نے میری کسی سنت پر (عمل کر کے اس) کو زندہ کیا تو اس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے مجھ سے محبت کی تو وہ میرے ساتھ جنت میں ہوگا۔ (المعجم الکبیر طبرانی: ۱۱۴۹۶)

اعمال کی قبولیت کا مدار اللہ تعالیٰ کی رضامندی پر ہے اور طریقہ نبی ﷺ کا ہونا شرط ہے

یہ بات سب جانتے ہیں کہ عمل اللہ تعالیٰ کے ہاں وہی مقبول ہوتا ہے جو اچھا عمل ہو قرآن کریم میں اس کو العمل الصالح یا احسن عملا کہا گیا ہے اس کی تفسیر میں مفسرین کرام نے بیان کیا ہے کہ احسن عملا یا العمل الصالح وہ عمل ہے جو اخلص اور اصوب ہو؛ اخلص یعنی خالص اللہ تعالیٰ کیلئے ہونا اور اصوب یعنی مسنون طریقے کے مطابق ہونا۔ (دیکھئے حاشیۃ الصاوی: ۲۹۰/۴)

پس معلوم ہوا کہ جو عمل ظاہر میں سنت کے عین مطابق ہو اور باطن میں صرف رضائے الٰہی کی نیت سے ہو وہی عمل اللہ تعالیٰ کے ہاں مقبول ہے؛ اس مسئلے میں ہم نے جو تفصیل بتلائی ہے وہ عین سنت کے مطابق ہے؛ جہاں تک نیت کا معاملہ ہے تو اس کا تعلق دل سے ہے اور دلوں کا بھید جاننے والا ہی اس کو جانتا ہے۔

فرق (Difference)

رسول اللہ ﷺ نے اپنا یوم ولادت 1400 سو سال پہلے (Monday) پیر بتلایا ہے تو صحابہ ؓ تابعین، تبع تابعین، اولیاء اللہ، بزرگانِ دین اور علمائے دین سبھی لوگ (Monday) پیر ہی مانتے ہیں۔	مظفر الدین کوکبوری Muzaffar uddin kokburi نے پہلی بار 1207ء میں یعنی آج سے تقریباً 813 سال پہلے رسول اللہ ﷺ کا جشن ولادت 12 ربیع الاول کو منایا جب کہ تاریخ کے بارے میں علمائے دین میں اختلاف ہے۔ (دول الاسلام ج۲ ص: ۱۰۴)

اب ہم کو رسول اللہ ﷺ کی بات ماننا ہے یا کوکبوری کی بات ماننا ہے؛ علمائے دین سے معلوم کیجئے

خلاصۂ کلام یہ ہے کہ (احادیث کی روشنی میں) ہر (Monday) پیر کو روزہ رکھ کر ولادت رسول ﷺ کا شکر ادا کرنا چاہیے اور یہی مستحسن ہے اور اس میں سرکار دو عالم ﷺ سے مشابہت، محبت اور آپ ﷺ کی اتباع بھی ہے۔ اس کے برخلاف یعنی یوم کے بجائے تاریخ ۱۲/ربیع الاول کو خوشی کا اظہار کرنا اگر چہ شریعت کے دائرہ میں رہ کر ہی کیوں نہ ہو مناسب نہیں معلوم ہوتا کیوں کہ اس میں غیروں کی مشابہت ہے جس سے سختی کے ساتھ منع کیا گیا ہے اور خلافِ شریعت طریقوں یعنی اسراف وتبذیر نمازوں کا ضیاع، جماعت کا ترک اور راستوں میں رکاوٹیں وغیرہ کے ذریعہ تو خوشی کا اظہار انتہائی مذموم عمل اور گناہ کا کام ہے۔

اس لئے آیئے! ہم سب مل کر عہد کریں کہ غیروں کے طریقے پر سال میں ایک مرتبہ نہیں بلکہ سنت طریقے پر ہر مہینے میں چار مرتبہ ہر (Monday) کو روزہ رکھ کر، درودِ شریف کی کثرت کر کے، اور علماء دین سے دینی معلومات حاصل کرنے کے ذریعے ولادتِ رسول ﷺ کی خوشی کا اظہار کریں گے۔

نوٹ: برائے مہربانی ہماری اس تحریر کو مثبت سوچ، صدق دل اور عمل کی نیت سے پڑھیں کیوں کہ ہماری اس تحریر کا مقصد کسی کو غلط یا برا کہنا نہیں بلکہ ولادتِ رسول اللہ ﷺ کی خوشی کے اظہار کا صحیح طریقہ بتلانا ہے جو رسول اللہ ﷺ نے بتایا ہے ؛اور سنتوں کو عام کرنا ہے؛ اور ان اعمال کی طرف متوجہ کرنا ہے جن کا اجر وثواب دنیا وآخرت میں بے حساب دیا جانے والا ہے جس کے آپ اور ہم سب ہی محتاج ہیں۔

والسلام: آپ کا مخلص دینی بھائی

صحیح جوابات پر نشان لگائیں

(۱) احادیث میں حضرت آدم علیہ السلام کی پیدائش کے بارے میں کس چیز کا ذکر ہے؟

تاریخ کا؟	دن کا؟	سال کا؟

(۲) حضرت آدم علیہ السلام کی پیدائش کونسے دن ہوئی

پیر؟	چہارشنبہ؟	جمعہ؟

(۳) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی پیدائش کی خوشی میں کونسا عمل کیا؟

زکوۃ؟	نماز؟	روزہ؟

(۴) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی پیدائش میں روزہ کونسے دن رکھا؟

جمعہ؟	پیر؟	منگل؟

(۵) ولادت رسول ﷺ کی خوشی کا اظہار کب کریں؟

۱۲ربیع الاول کو؟	پیر کو؟	جمعہ کو؟

(۶) ولادتِ رسول ؐ کی خوشی کا اظہار کس طرح کریں؟

سنتوں پر عمل کے ذریعہ	غیروں کے طریقہ پر؟

(۷) اسلام میں غیر قوموں کی مشابہت کا کیا حکم ہے؟

مستحب؟	جائز؟	ناجائز؟

(۸) ابولہب کے عذاب میں تخفیف کب ہوتی ہے؟

ہر جمعرات کو؟	ہر ۱۲ربیع الاول کو	ہر پیر کو؟

(۹) ابولہب نے رسول اللہ ﷺ کی ولادت کی خوشی میں کونسا عمل کیا؟

باندی کو آزاد کیا؟	خیرات کیا؟	اونٹوں کو ذبح کیا؟

(۱۰) جنت میں رسول اللہ ﷺ کا ساتھ کب نصیب ہوگا؟

سنتوں پر عمل کرنے سے؟	غیروں کی مشابہت سے؟

(۱۱) رسول اللہ ﷺ کی پیدائش کی تاریخ Birthdate کب ہے؟

۱۲ربیع الاول؟	۹ربیع الاول؟	اس میں اختلاف ہے